الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-649

تاریخ اجراء: 24رجب المرجب1446ھ/27جنوری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسا کپڑا پہننا یا کپڑے کو اس انداز میں پہننا جسے پہن کر کوئی مہذب آدمی، بازار میں یا کسی معزز شخص کے سامنے جانے میں شرم محسوس کرے، تو اُس کپڑے یا اُس انداز میں کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے، مکروہ تحریمی نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ الٹا کپڑا پہن کر کوئی بھی انسان بازار میں یا کسی بڑے معزز شخص کے سامنے جانا ہرگز پسند نہیں کرتا اور اس میں اپنی شرم محسوس کرتا ہے، لہٰذا ایسے لباس میں نماز مکروہ تنزیہی ہے۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(و) کرہ۔۔۔ (صلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) أي خدمة إن له غيرها“ ترجمہ: اور کام کاج کے کپڑوں میں جسے کوئی شخص اپنے گھر میں کام کے وقت پہنتا ہے اور صنعت یعنی پیشے کے وقت پہنے جانے والے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے، جبکہ دوسرے کپڑے موجود ہوں۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: ”وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به إلى الأكابر والظاهر أن الكراهة تنزيهية“ ترجمہ: اور اس کی وضاحت شرح الوقایہ میں ایسے لباس کے ساتھ کی ہے کہ جسے کوئی شخص اپنے گھر میں پہنے اور اسے پہن کر اکابر کے پاس نہ جائے، اور ظاہر یہ ہے کہ (اس میں کراہت سے مراد) کراہت تنزیہی ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار ورد المحتار، جلد2، صفحہ390، 391، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”کپڑا الٹا پہننا اوڑھنا خلافِ معتاد میں داخل ہے اور خلافِ معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جاسکے ضرور مکروہ

ہے کہ دربارِ عزت احق بادب و تعظیم ہے۔"واصله كراهة الصلوة فی ثیاب مهنة قال فی الدرو کره صلوته فی ثیاب مهنة۔قال الشامی وفسرها فی شرح الوقاية بما يلبسه فی بيته ولا يذهب به الی الاکابر"

اصل یہ ہے کہ کام و مشقت کے لباس میں نماز مکروہ ہے۔ در میں ہے نمازی کا کام کے کپڑوں میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ شامی نے فرمایا اور اس کی تفسیر شرح وقایہ میں ہے کہ وہ کپڑے جو آدمی گھر میں پہنتا ہے مگر ان کے ساتھ اکابر کے پاس نہیں جاتا۔(ت) اور ظاہر کراہتِ تنزیہی، فان كراهة التحريم لا بدلها من نهی غير مصروف عن الظاهر كماقال ش فی ثياب المهنة والظاهر ان الكراهة تنزيهية" اس وجہ سے کہ کراہتِ تحریمی کے لئے ایسی نہی (ممانعت) کا ہونا ضروری ہے جو ظاہر سے مؤول (تاویل شدہ) نہ ہو، جیسا کہ علامہ شامی نے کام کے کپڑوں کے بارے میں کہا کہ ظاہر کراہت تنزیہی ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 358،359، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم